اللّٰہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

نمبر ۱۳ جلد ۹

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر:- قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ سالانہ ۲ روپے ۸ آنے

۱۵ جون سنہ ۱۹۳۵ء — ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۴ھ

فہرست مضامین

پانچ زلزلوں کی پیشگوئی اخبارات کی تصدیق ۳ – ۶

کوئٹہ کی تباہی کی تفصیل ۷ – ۱۱

دردناک و عجیب واقعات ۱۲ – ۱۵

جماعت احمدیہ کی ذمہ واری ۱۶ – ۱۷

وصیتیں و اشتہارات ۱۸ – ۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از دُرِّ عدن)

”چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشاں کی پنج بار“

(نظم حضرت مسیح موعودؑ)

یعنی زلزلہ کا نشان ۵ مرتبہ ظاہر ہوگا ۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۱۱)

فاسقوں اور ظالموں پر وہ گھڑی دشوار ہے
جس سے قیمہ بن کے پھر دیکھینگے قیمہ کا بگھار

تم نہیں لو ہے کے کیوں ڈرتے نہیں اسوقت سے
جس سے پڑ جائیگی اکدم میں پہاڑوں میں بغار

وہ تباہی آئے گی شہروں پہ اور دیہات پر
جسکی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار

یکدم میں غمکدہ ہو جائیں گے عشرت کدہ
شادیاں جو کرتے تھے بیٹھیں گے ہو کر سوگوار

وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں
پست ہو جائینگے جیسے پست ہو اک جائے غار

ایک ہی گردش میں گھر ہو جائینگے مٹی کا ڈھیر
جسقدر جانیں تلف ہونگی نہیں انکا شمار

پر خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس سے ڈر نہیں
انکو جو جھکتے ہیں اس درگہ پہ ہو کر خاکسار

تب یہ ہوگا یہ خدا کو علم ہے پر اس قدر
دی خبر مجھکو کہ وہ دن ہونگے ایّامِ بہار

”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“
یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار

یاد کر فرقاں سے لفظِ زُلْزِلَتْ زِلْزَالَهَا
ایکدن ہوگا وہی جو غیب سے پایا قرار

سخت ماتم کے وہ دن ہونگے مصیبت کی گھڑی
لیک وہ دن ہونگے نیکوں کے لئے شیریں ثمار

اب تو نرمی کے گئے دن اب خدائے خشمگیں
کام وہ دکھلائیگا جیسے ہتھوڑے سے لوہار

اُس گھڑی شیطاں بھی ہوگا سجدہ کرنے کو کھڑا
دل میں یہ رکھکر کہ حکمِ سجدہ ہو پھر ایک بار

بے خدا اُسوقت دنیا میں کوئی مامن نہیں
یا اگر ممکن ہو اب سے سوچ لو راہِ فرار

تم سے غائب ہی مگر میں دیکھتا ہوں ہر گھڑی
پھرتا ہے آنکھوں کے آگے وہ زماں وہ روزگار

گر کرو توبہ تو اب بھی خیر ہے کچھ غم نہیں!
تم تو خود بنتے ہو قہر ذوالمنن کے خواستگار

میں نے روتے روتے سجدہ گاہ بھی تر کر دیا
پر نہیں ان خشک دل لوگوں کو خوفِ کردگار

زور سے جھٹکے اگر کھاوے زمیں کچھ غم نہیں
پر کسی ڈھب سے تنزل سے ہو ملّت رستگار

دیں تو اک ناچیز ہے دنیا ہے جو کچھ چیز ہے
آنکھ میں انکی جو رکھتے ہیں زر و عزّ و وقار

جسطرف دیکھیں وہی ہیں اِک ہر تیشِ نقد جو تش ہی
دیں سے ٹھٹھا اور نماز و روزہ سے رکھتے ہیں عار

اک کرشمہ سے دکھا اپنی وہ عظمت اے قدیر
جس سے دیکھے تیرے چہرہ کو ہر اک غفلت شعار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ جون ۱۹۳۵ء

"وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بار
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانیکے دن"

(حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۶۰)

پانچ دہشت ناک زلزلوں کی پیشگوئی

"خدا فرماتا ہے۔ کہ محض اس عاجز کی سچائی پر گواہی دینے کے لیے اور محض اس غرض سے۔ کہ تا لوگ سمجھ لیں۔ کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ پانچ دہشت ناک زلزلے ایک دوسرے کے بعد کچھ کچھ فاصلہ سے آئیں گے۔ تا وہ میری سچائی کی گواہی دیں۔ اور ہر ایک میں ان میں سے ایک ایسی چمک ہوگی۔ کہ اُس کے دیکھنے سے خدا یاد آجائیگا اور دلوں پر اُنکا ایک خوفناک اثر پڑیگا۔ اور وہ اپنی قوت اور شدت اور نقصان رسانی میں غیر معمولی ہونگے۔ جن کے دیکھنے سے انسانوں کے ہوش جاتے رہیں گے۔ یہ سب کچھ خدا کی غیرت کرے گی۔ کیونکہ لوگوں نے وقت کو شناخت نہیں کیا۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ میں پوشیدہ تھا۔ مگر اب میں اپنے تئیں ظاہر کرونگا۔ اور میں اپنی چمکار دکھاؤنگا اور اپنے بندوں کو رہائی دُوں گا۔ اُسی طرح جس طرح فرعون کے ہاتھ سے موسیٰ نبی اور اُس کی جماعت کو رہائی دی گئی۔ اور یہ معجزات اُسی طرح ظاہر ہونگے۔ کہ جس طرح موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے۔ اور خدا فرماتا ہے کہ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤنگا۔ اور مَیں اُسے مدد دُونگا۔ جو میری طرف سے ہے۔ اور میں اس کا مخالف ہوجاؤنگا۔ جو اُس کا مخالف ہے۔ سواے سننے والو! تم سب یاد رکھو۔ کہ اگر یہ پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں۔ تو تم سمجھ لو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے اپنے پورے ہونے کے وقت دُنیا میں ایک تہلکہ برپا کر دیا اور شدت گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنا دیا۔ اور اکثر مقامات میں عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچا یا تو تم اُس خدا سے ڈرو۔ جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا۔"

(تجلیات الٰہیہ)

(۲)

"اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لُوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے" (حقیقۃ الوحی)

(۳)

"حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی ہے کہ ہر طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائیگی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کردیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا اُنپر رحم کرے گا"۔

"اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی اسلئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں سو راستباز بنو اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہونگے اور کئی آفتیں زمین پر اُتریں گی"۔ (رسالہ الوصیت)

"دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے اس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا جسکی ایک مدت پہلے خبر دیگئی تھی۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ بہار کے دن ہونگے نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جب کہ درختوں میں پتا نکلتا ہے یا درمیان اسکا یا اخیر کے دن۔ جیساکہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں آیا تھا اسلئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتا نکلنا شروع ہو جاتا ہے اسلئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہینگے"۔

"اور خدا نے فرمایا زلزلۃ الساعۃ یعنے وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور پھر فرمایا لک نری اٰیٰت و نھدم ما یعمرون خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بہار کے دن ہوں گے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئے گا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے۔ یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔

اور پھر فرمایا "بھونچال آیا اور بڑی شدت سے آیا زمین تہ و بالا کر دی۔ یعنے ایک سخت زلزلہ آئے گا۔ اور زمین کو یعنے زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کردے گا۔ جیساکہ لوطؑ کے زمانہ میں ہوا اور پھر فرمایا انی مع الافواج اتیک بغتۃ یعنے میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤنگا۔ اس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی۔ جیساکہ لوط کی بستی جب تک زیر و زبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں کی گئی کسی کو خبر نہ تھی اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر زمین اُلٹا دی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا۔ زندگیوں کا خاتمہ۔ اور پھر مجھے مخاطب کر کے فرمایا قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک رحمۃ منا وکان امراً مقضیا یعنے تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اُترے گا جس سے تو خوش ہو جائے گا یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتداء سے مقدر تھی اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رُکا رہے جب تک یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو۔ یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش کے پھیلانے کے لئے نہیں۔ بلکہ آیندہ تشویش کی پیشبندی کے لئے ہے تاکہ کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو" (رسالہ الوصیت)

معزز ناظرین! یہ تو وہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے نبی نے آج سے تیس سال پہلے وحی حق سے خبر دی۔ اب دیکھئے لوگ کیونکر حضور کے ایک ایک لفظ کی تصدیق پر مجبور ہوئے ہیں:۔

(۱) کوئٹہ کا **قیامت خیز زلزلہ** (احسان ۲ جون) (۲) کوئٹہ میں زلزلہ سے **قیامت صغریٰ** کا ظہور (انقلاب ۲ جون) حقیقت لکھنؤ ۶ جون) (۳) کوئٹہ کا **قیامت خیز زلزلہ** (الامان ۳ جون) (۴) کوئٹہ زلزلہ کی شدت سے **عرصۂ محشر** بن گیا (سیاست ۲ جون) نمونہ قیامت زلزلہ (آباد المحدیث ۷ جون)

"احسان" کیا کہتا ہے؟

محشرستان کوئٹہ | وہ ثمر وار اشجار کے باغات سے بھرا ہوا وہ شہر جو اپنے محل وقوع اپنے مواسم اور اپنے کاروبار کے لحاظ سے بڑا ہی اہم شمار ہوتا تھا کھنڈروں میں تبدیل ہو کر عہد پارینہ کے ان بلاد کی صف میں جا شامل ہوا۔ جنکی خاک نوع انسانی کو پکار پکار کر درس عبرت دے رہی ہے۔ لیکن کان ہیں کہ نہیں سنتے اور آنکھیں ہیں کہ نہیں دیکھتیں؛

ساٹھ ہزار کی آبادی میں سے صرف دس ہزار نفوس کا زندہ رہنا نوع انسانی کی تاریخ کا بہت بڑا حادثہ ہے ان پچاس ہزار انسانوں کے لواحقین اعزا و اقربا سندھ پنجاب۔ افغانستان و ایران میں چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں۔ کہ آج ان ممالک کے کتنے گھروں میں ماتم کی صفیں بچھی ہوئی ہیں۔ اور کتنے نفوس ہیں۔ جو اس حزینہ کے باعث متاثر ہو رہے ہیں۔ اس حادثہ جانگزا و روح فرسا اور اسی قسم کے دیگر فواجع سے ہر انسان کا بشرطیکہ اُسکی فطرت مسخ نہ ہو گئی ہو متاثر ہونا لازمی امر ہے؛

ایک بوڑھے آدمی نے بیان کیا کہ تین بجے کے قریب ایسا زبردست شور سنائی دیا جس سے کانوں کے پردے پھٹ گئے سوتے ہوئے انہیں ایک لمحہ کی مہلت نہ دی اور لوہے اور پتھروں کی وہ مضبوط چھتیں جو لوگوں نے اپنی حفاظت کے لئے تعمیر کی تھیں انکی موت کا سامان بن گئیں مکانات دھڑام دھڑام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گر رہے تھے۔ اور اس شورِ قیامت میں مرنے والوں کی آخری چیخیں دب کر رہ گئی تھیں۔ ہزاروں خاندان اینٹ اور چونے کے انبار کے نیچے دب کر رہ گئے۔ زمین آگ اور شعلے چھوڑ رہی تھی۔ اور یہ محسوس ہو رہا تھا کہ تختۂ زمین الٹ جائیگا۔ مائیں بچوں کو بھول گئیں باپ اپنا فرض فراموش کر کے باہر نکل گئے۔ غرضیکہ نفسی نفسی کا پورا پورا سماں آنکھوں کے سامنے کھچ کر آ گیا۔ جو آدمی جس حالت میں تھا۔ اسی حالت میں لقمۂ اجل ہوا۔ بڑے بڑے پتھروں نے چھتوں اور دیواروں سے گر گر بچوں بوڑھوں جوانوں اور عورتوں کو ہلاک کر دیا۔ اور پھر یہی پتھر انکی ہلاکت کا سامان تھے۔ انکے مرقد بن گئے۔

ہولناک زلزلہ کی تباہ کاریوں کے متعلق سرکاری اعلان شائع ہو گیا ہے کہ کوئٹہ کا تمام شہر تباہ و برباد ہو کر کھنڈر میں تبدیل ہو گیا ہے۔ قرب و جوار کے دیہات بھی بالکل برباد ہو گئے ہیں۔ تمام عمارتیں زمین کے ساتھ ہموار ہو گئی ہیں۔ کوئٹہ اور قلات کے درمیان جسقدر گاؤں ہیں۔ انمیں سے ایک بھی تباہی سے نہیں بچا۔

زمیندار کیا کہتا ہے؟

"کوئٹہ میں قیامتِ صغریٰ" پچھلے دنوں بہار پر زلزلہ کا جو خوفناک حملہ ہوا۔ اُسے ہندوستان کا سب سے زیادہ تباہ کن حملہ قرار دیا گیا تھا۔ اور اس سے آگے کانگڑہ کا زلزلہ بھی ماند پڑ گیا تھا۔ لیکن کوئٹہ جس ہلاکت آفرین زلزلہ کا شکار ہوا۔ اُس نے بہار کی داستانِ غم کو بھی بھلا دیا۔ اور ہندوستان کی تاریخ میں ایک ایسے باب کا اضافہ کر دیا جس کا ہر فقرہ، ہر سطر، اور ہر لفظ بجائے خود ایک خونچکاں افسانہ ہے۔

پچھلی رات کو جب تمام لوگ خوابِ شیریں کے مزے لے رہے تھے، دفعۃً ولغتۃً ایک ایسا خطرناک زلزلہ آتا ہے کہ شہر کوئٹہ سول لائنز اور ریلوے لائنز کی تقریباً تمام چھوٹی بڑی عمارتیں چشم زدن میں مٹی کا ڈھیر بن گئیں۔ اور ساتھ ہی تقریباً تمام مکیں ہلاک ہو گئے۔ کل کوئٹہ ہندوستان کا ایک نہایت خوشنما، بارونق، پربہار اور نزہت بار شہر تھا لیکن آج جدھر دیکھو کھنڈر ہی کھنڈر نظر آتے ہیں اور اس کی ویرانی دشت و صحرا پر خندہ زن ہے۔ آج کوئٹہ کی تباہی سے تمام ہندوستان میں ایک کہرام مچا ہوا ہے۔ ہزاروں گھروں میں صفِ ماتم بچھ گئی ہے اور خاکِ ہند کا ذرہ ذرہ اس حادثہ پر زبانِ حال سے مرثیہ خوانی کر رہا ہے۔ اہلِ بصیرت اسے آیت من آیات اللہ سمجھتے ہیں۔ اسکے تذکرہ سے انکی زبانوں پر بے اختیار یہ آیۂ کریمہ جاری ہو جاتی ہے۔ اذا زلزلت الارض زلزالھا۔ انکے قلوب خشیتِ الٰہی سے مملو ہو جاتے ہیں۔ انکے ایمان کو تازگی ہوتی ہے۔" (زمیندار ۵ رجون)

"کوئٹہ اور اسکے مضافات میں جس بھونچال نے زمین کے طبقوں کو تہ و بالا کر دیا۔ اسکی ہولناک تباہیوں کی ہمہ گیری رہتی دنیا تک اپنی مثال آپ ثابت ہوتی رہیگی۔ ایک ایسے آباد اور پررونق معمورہ کا جسے برطانوی عسکریت کا سب سے بڑا مرکز سمجھا جاتا تھا اور جسکی تزئین و آرائیش پر مغربی تہذیب کا سارا اہتمام مدت ہائے مدید سے وقف چلا آتا تھا دو منٹ کے اندر اندر پچاس ہزار انسانوں سمیت پیوندِ زمین ہو جانا قہرِ ذوالجلال کی کوئی ایسی نشانی نہیں جسے وقت کا نباجو اُدبا ہو اور اُنکی آنیوالی نسلیں کبھی بھی فراموش کر سکیں۔ زلزلہ آیا اور اپنے پیچھے کھنڈروں کا ایک بے اندازہ ڈھیر متعفن نعشوں کا ایک طویل و عریض انبار، دست و پا شکستہ زخمیوں کی جگر خراش فریاد یتیموں اور بیواؤں کا روح فرسا شیون اور کوئٹہ کے ماتمیوں کا کشور گیر شور اپنے پیچھے چھوڑتا گیا۔" (زمیندار ۶ رجون)

"اپریل ۱۹۰۴ء میں دھرم سالہ میں جو زلزلہ آیا تھا۔ اس نے بھی بہت تباہی مچائی تھی۔ ۱۹۳۴ء میں بہار میں زلزلہ آیا۔ بہار کا زلزلہ بڑا ہولناک تھا۔ اور اُس کے حالات پڑھ سُنکر ہم حیران ہوتے تھے۔ لیکن کوئٹہ کے زلزلہ نے انہیں مات کر دیا ہے۔ صرف ایک

شہر میں ہلاک شدگان کی تعداد ۲۶ ہزار تک بتائی جاتی ہے۔ یہ اندازہ کل تک تھا۔ ممکن ہے کہ آج زیادہ ہو۔ اس زلزلہ سے کل لوگ جو ہلاک ہوئے ہیں۔ انکا اندازہ پچاس ہزار تک پہنچتا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ہندوستان میں ایسا بھاری زلزلہ اس سے پہلے آیا ہو۔ جان کے علاوہ مال کا بھی بھاری نقصان ہوا ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے" (پرتاپ ۶ رجون)

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

کوئٹہ کی تباہی

جنوری ۱۹۳۴ء میں بہار نے ایک ایسا بھونچال دیکھا جس کی نظیر دنیا کے اتہاس میں کم ملتی ہی بغیر کسی اطلاع کے بھونچال آیا۔ اور ہندوستان کے اس حصہ کو جسکا نام بہار ہے۔ زیر و زبر کر گیا۔ وہاں جو خوفناک تباہی ہوئی۔ اسکے حالات پڑھکر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے عجیب عجیب نظارے دیکھنے میں آئے۔ زمین کے قطعے کے قطعے نیچے بیٹھ گئے۔ اور کئی قطعے اوپر اٹھ آئے۔ کئی جگہوں میں چشمے پھوٹ پڑے مضبوط محلوں میں رہنے والے ہلاک ہو گئے۔ اور بوسیدہ مکانوں میں رہنے والے بچ گئے۔ بعض جگہوں میں خدا نے اپنا ہاتھ پھیلا کر غریب اور بے کس لوگوں کو بچا لیا۔ اب کوئٹہ میں ہولناک زلزلہ رات کے وقت اچانک آیا۔

خدائی قہر چنانچہ ایسوسی ایٹڈ پریس کا ایک تار مظہر ہے کہ تمام زلزلہ زدہ رقبہ میں غیر سرکاری اندازہ کے مطابق ہلاک شدگان اور زخمیوں کی تعداد تیس ۳۰ ہزار ہے۔ اس ہولناک خبر کو سنکر کون ہوگا۔ جسکا دل نہ بیٹھ جائے۔ یہ خدائی قہر ہے۔ جو کوئٹہ اور اس کے آس پاس کے دیہات پر نازل ہوا ہے۔ ہلاک شدگان کے رشتہ داروں اور دیگر تمام مصیبت زدگان سے ہمیں اس بھاری مصیبت میں گہری ہمدردی ہے۔

قدرت کے کرشمے دیکھئے کہ جو۔۔۔ رات کو خوش و خرم سویا تھا۔ صبح کے وقت وہ سب سے زیادہ مغموم تھا۔ کیونکہ اس کے بہت سے ممبر ہلاک ہو چکے تھے۔ اور کچھ باقی تھے۔ جو لوگ ایک دن پہلے لاکھوں کی ملکیت کے مالک تھے۔ وہ دوسرے دن کوڑی کے بھی نہ رہے۔ ان واقعات سے انسان عبرت لینا چاہے تو لے سکتا ہے (۔ رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمن صبح کر دی گی انہیں مثلِ درختانِ چنار)۔

کوئٹہ کی آبادی موسم گرما میں ساٹھ ہزار کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ ان دنوں ہزاروں لوگ باہر سے کوئٹہ گئے ہوئے تھے۔ اس لئے جہاں بہار کی تباہی کا اثر صرف اس صوبے تک محدود تھا۔ وہاں کوئٹہ کی تباہی کا اثر دوسرے صوبوں پر بھی ہوا۔ بہار اور بلوچستان کے زلزلوں میں ایک اور بھاری فرق ہے وہ یہ کہ جہاں بہار میں زلزلہ صبح کے وقت آیا تھا۔ جبکہ بہت سے لوگ آبادی سے باہر کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ وہاں کوئٹہ کا زلزلہ رات کے ڈھائی تین بجے آیا۔ جبکہ لوگ اپنے گھروں میں سو رہے تھے۔ اول الذکر صورت میں بہت سے لوگ باہر ہونے کی وجہ سے بچ گئے۔ موخر الذکر حالت میں مکانوں کے گرنے سے بہت سے لوگ ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ ہلاک شدگان کی تعداد کا اندازہ تیس ۳۰ پینتیس ۳۵ ہزار لگایا جاتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ کم از کم نصف ثلث آبادی زلزلہ سے متاثر ہوئی۔ کیونکہ پنجاب کا شائد ہی کوئی ضلع ہوگا۔ جہاں کے لوگ وہاں جا کر نہ بسے ہوں۔ (ملہ بعد کی خبر ۹۰ فیصدی ۵۶ ہزار ہلاک ہوئے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے تار برقی کے ذریعہ اطلاع شملہ پہنچائی گئی۔ اس کے الفاظ یہ تھے۔ "کوئٹہ ختم ہوگیا"۔ اور واقعی کوئٹہ ختم ہوگیا ہے۔ تازہ ترین اطلاع نے کمر ہمت توڑ دی ہے۔ شہر کی تیس ہزار کی آبادی میں سے بیس ہزار ہلاک ہو چکے ہیں۔ صرف دس ہزار بچے ہیں۔ چھاؤنی کے اعداد اس سے الگ ہیں۔ اور ارد گرد جو تباہی ہوئی ہے وہ بھی الگ ہے۔ جب صرف ایک شہر میں بیس ہزار اشخاص ہلاک ہو چکے ہوں۔ تو تباہی کی وسعت کو دماغ میں لانا آسان نہیں۔

لیکن ان لوگوں کے متعلق کیا کہا جائے جنہیں موت اسی دن کھینچکر وہاں سے لیگئی۔ ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو بعد دوپہر کوئٹہ میں داخل ہوئے۔ رات کو آرام سے سوئے اور صبح کیوقت مٹی کا ڈھیر تھے۔ جن لوگوں کی سالہا سال سے کوئٹہ میں بود و باش تھی ان میں سے کئی اسی دن کسی ضروری کام پر وہاں سے روانہ ہوئے۔ جہانکہ وہ گاڑی جو کوئٹہ کو اس دن گئی۔ اپنے مسافروں کے لئے موت کا پروانہ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھی۔ وہاں وہ جو اس دن وہاں سے روانہ ہوئی۔ اپنے مسافروں کے لئے زندگی کا پیغام تھی۔

کوئٹہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ بروس روڈ سنڈیمان روڈ۔ گلاؤسسٹر روڈ۔ فیرے روڈ۔ کوئینز روڈ۔ میں جہاں تک ہندوستانی آبادی کا تعلق ہے زلزلہ نے نہایت بے دردی سے تباہی مچائی ہے۔ آبادی کا کوئی نشان نہیں رہا۔ گو کل ہلاک شدگان کی تعداد کے متعلق صحیح طور پر حالات معلوم کرنا ناممکن ہے۔ ہلاک شدگان میں دو سو انگریز ہی ہیں۔ پولیس لائینز میں باسوائے دس گیارہ آدمیوں کے تمام پولیس فورس ایک سیکنڈ میں لقمۂ اجل ہوگئی۔ زلزلہ کے ایک ہی جھٹکے میں تیئیس ہزار آدمی موت کی گود میں جا لیٹے۔ (حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

؎ "ایک ہی گردش میں گھر ہو جائینگے مٹی کا ڈھیر
جسقدر جانیں تلف ہونگی۔ نہیں اُن کا شمار")

ملتان۔ ۲؍جون۔ ایک درجن اشخاص کوئٹہ سے یہاں پہنچے۔ انہوں نے کہا۔ کہ شہر میں ایک مکان بھی نہیں بچا ہے۔ جس گھر کے دس ممبر تھے۔ اُن میں سے بمشکل ایک دو بچے ہیں۔ بعض اشخاص ملبے کے نیچے دبے ہوئے کہہ رہے تھے۔ "ہمیں بچاؤ ہمیں بچاؤ ہم تمہیں ایکہزار روپیہ دینگے"۔ یہ آوازیں ابھی تک آرہی ہیں۔ بابو محلہ کے متعلق جس میں صرف پنجابی آباد تھے نہایت ہولناک حالات بیان کئے۔ شہر کے اس حصہ میں بہت زیادہ آبادی تھی۔ اور تقریباً دس ہزار اشخاص اس محلہ میں آباد تھے۔ ملتانی محلہ کا بھی یہی حشر ہوا۔ اور تقریباً تمام پولیس کانسٹیبل اور ان کے افسر مر گئے ہیں۔ سول لائنز کے بنگلے بالکل تباہ ہوگئے ہیں۔ ملتان میں آمدہ پارٹی کے ایک ممبر نے کہا۔ کہ میرے گھر میں ۴۵۰۰ روپیہ نقد اور دوکان میں ۱۵۰۰۰ کا مال موجود تھا۔ لیکن آج میرے پاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک پیسہ بھی نہیں؛

شملہ ۳ ر جون۔ کوئٹہ کے زلزلہ کے متعلق ۳ ر جون تک سرکاری ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اُنکی بنا پر گورنمنٹ ہند نے بیان شائع کیا ہے:۔

کل سارا دن وقتاً فوقتاً زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوتے رہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ کوئٹہ کی ۷۰ ہزار آبادی میں سے ۲۶ ہزار اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور بیس ہزار لاشیں ابھی تک ملبہ کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ پانچ ہزار اشخاص کی لاشیں نکالی گئی ہیں۔ جنہیں یا جلا دیا گیا ہے یا دبا دیا گیا ہے؛

چمن لورالائی اور فورٹ سنڈیمن میں زلزلہ کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ گردونواح کے چند دیہات میں ۷۰ فی صدی اشخاص یا ہلاک ہو گئے ہیں یا زخمی۔ مستنگ اور بلیلی کے دیہات تو بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ اس وقت گورنمنٹ کی طرف سے جن لوگوں کو خوراک مہیا کی جا رہی ہے۔ ان میں ۶۰۰ برطانوی فوجی سپاہی اور تینتیس ہزار ہندوستانی شامل ہیں۔ انڈین ملٹری ہسپتال میں ۴ ہزار زخمیوں کا علاج کیا گیا۔ دس ہزار آدمیوں کو ریس روڈ پر کیمپوں میں بھیج دیا گیا ہے؛

کلرکوں اور سٹور کیپروں میں ہلاک شدگان اور زخمیوں کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ چیف انجینئر ویسٹرن کمانڈ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۹۰ فیصدی انجینئر اور الیکٹریکل سٹاف کی ضرورت ہے؛

ساڑھے نو بجے کے قریب کوئی تیرہ چودہ بوگیوں پر مشتمل سپیشل ٹرین لاہور پلیٹ فارم پر آئی ایسا معلوم ہو رہا تھا۔ کہ انسانوں کا قافلہ عام انسانوں کی دنیا سے نہیں آیا۔ ان کی نگاہوں میں وحشت اور اجنبیت تھی۔ پلیٹ فارم پر رنج۔ درد۔ حسرت بیتابی۔ پریشانی۔ یتیمی۔ بیوگی۔ کس مپرسی اور انسانی بدحالی کے ایسے ایسے منظر تھے۔ کہ ان کا بیان نہیں ہو سکتا۔ لوگ اتنے بدحواس تھے۔ کہ بمشکل اپنا نام بتاتے تھے؛

تازہ ترین پیغام مظہر ہے۔ کہ ۵۰۰ اشخاص کو ملبہ کے نیچے سے زندہ نکالا گیا ہے۔ شہر سے بدبو آنی شروع ہو گئی ہے۔ اسلئے کوئٹہ شہر کو خالی کیا جا رہا ہے۔

شہر میں زبردست آتش زدگی کی واردات رونما ہوئی۔ شاہرگ کے نزدیک ایک آتش فشاں پہاڑ جو کوئٹہ سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے کی ۲۴۰۰ فٹ بلند چوٹی پھٹ گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آگ متواتر ۹ گھنٹے لگی رہی۔ آتش فشانی کے عمل سے کچھ لاوا بھی بہتا ہوا دکھائی دیا؛

گجرات ۳ ر جون۔ کوئٹہ کے زلزلہ سے ضلع گجرات کا بھاری نقصان ہوا ہے۔ پنجاب رجمنٹ کا ایک دستہ جس میں اس ضلع کے بہت سے آدمی تھے۔ کوئٹہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ ضلع گجرات کے دیگر مقامات مدینہ۔ ڈنگہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منڈی بہاء الدین وغیرہ کے بہت سے لوگ پولیس اور دیگر محکموں میں ملازم تھے ؛

کراچی ۳ر جون۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ریاست قلات میں ۶۲ میل کے رقبہ میں زلزلہ کا اثر ہؤا ہے۔ جس سے کئی دیہات جن میں مستنگ، پرنگ آباد اور ڈینگدہ بھی شامل ہیں۔ زمین کے ساتھ مل گئے ہیں۔ صرف قلات میں ۱۳۰ اشخاص ہلاک ہوئے ؛

شملہ ۳ر جون۔ ضلع مستنگ میں دس ہزار اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے۔ ان میں سے ۲۰۰۰ مستنگ ٹاؤن میں ہلاک ہوئے۔ چھ ہزار یوپینوں اور تیس ہزار ہندوستانیوں کے لئے راشن کا انتظام کیا جارہا ہے۔ ڈفرن ہسپتال بالکل تباہ ہوگیا ہے ؛

کوئٹہ کی دوربندی بیماری کو پھیلنے سے روکنے کے لئے کی گئی ہے۔ مال و اسباب کی حفاظت کے لئے مقامی حکام نے ہر ممکن کوشش سے انتظام کردیا ہے ؛

بمبئی ۳ر جون۔ یہ بات اب پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے۔ کہ ۲۵۰۰۰ ہندوستانی اور دو سو انگریز اور اینگلو انڈین ہلاک ہوگئے ہیں۔ برٹش ملٹری ہسپتال میں ۴۰۰ اشخاص کا علاج ہو رہا ہے۔ باقی تمام ہسپتال تباہ ہوگئے ہیں۔ اور ان کے بیمار جمعہ کے زلزلہ میں ختم ہوگئے

شام کے تمام قیدی جن کی تعداد ۱۰۰ کے قریب بھی ہلاک ہوگئے ہیں۔ آندھی ۴۰ اور ۷۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل رہی ہے۔ اسے زلزلہ کا قدرتی نتیجہ بیان کیا جاتا ہے۔ اور اس کی موجودگی میں ہوائی جہازوں کے لئے پرواز کرنا بہت مشکل ہے ؛

ایک ماہر فن تعمیرات کا بیان ہے۔ کہ پچاس سال لگیں گے۔ اس کے بعد کہیں جاکر کوئٹہ کو شہر کا نام دیا جاسکے گا۔ نقصان کا اندازہ کئی کروڑ روپے لگایا جاتا ہے ؛

زلزلے کا پہلا جھٹکا آدھی رات کے بعد دو بجکر ۲۵ منٹ پر محسوس ہؤا۔ اور یہ پانچ منٹ تک رہا۔ شہر کی عمارتیں جھولے کیطرح دائیں بائیں جھولتی رہیں سورج نکلنے تک زلزلہ کی گڑ گڑ وقتاً فوقتاً سنائی دیتی رہی۔ بعض مقامات پر زمین پھٹ گئی۔ اور بہت سے لوگ زندہ اور مردہ حالت میں اس میں سما گئے ؛

اس کے بعد ایک اور قیامت بپا ہوئی جس جگہ پر گڑھے پڑے تھے۔ وہاں سے چشمے پھوٹ نکلے اور شہر کے بہت سے حصے میں پانی ہی پانی ہوگیا۔ (اسکی حصہ تو زمین بوس ہوئی) پٹھان کھلم کھلا کہہ رہے ہیں۔ کہ قیامت آگئی ہے ؛

ایسوسی ایٹڈ پریس کے سپیشل نامہ نگار کا بیان ہے کہ اسوقت تک کوئٹہ اور گرد و نواح میں اموات کی کل تعداد ۵۶ ہزار تک پہنچ گئی ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونکہ تمام کی تمام پولیس زلزلہ کی نذر ہو چکی تھی۔
اسلئے دوسرے دن ملٹری نے شہر کا چارج لے لیا۔

یہ خبر کہ پٹھانوں نے شہر میں داخل ہو کر لوٹ مار کی غلط ہے۔ کیونکہ پہلی ہی رات شہر کے اردگرد گھوڑ سوار فوج کا پہرہ لگا دیا گیا تھا۔ ٹینکوں کو مکانات کی چھتیں اڑانے کے لئے نہیں استعمال کیا گیا۔ دو اہم درے بولان اور خوجک پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

دس ہزار آدمیوں کو ملبہ کے نیچے سے زندہ نکالا گیا۔ ۱۲ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں میں سے ۹ ہلاک ہو گئے ہیں۔ دوسرے دن فوج نے کوئٹہ اور گردونواح میں ۲۲۷۷ لاشوں کو جلا دیا۔ وائرلیس کے ذریعہ روزانہ تین ہزار پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔

قیمتی اشیاء اور دیگر ذاتی جائیدادوں کی کھدائی کا کام شروع ہو گیا ہے۔ ۶۰۰ اشخاص پر مشتمل ایک لیبر پلٹن بنائی گئی ہے۔ تمام ذاتی جائیدادوں کو شناخت ہونے پر ان کے مالکوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔

کوئٹہ کی صورت حالات کا مطالعہ کرنے کیلئے چند جرنلسٹ وہاں گئے ہوئے ہیں۔ اور انہیں ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔

جو انگریز زندہ بچ رہے ہیں ان کو انگلستان بھجوانے کے (بشرطیکہ وہ یہ خواہش رکھتے ہوں) انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ باقاعدہ ہوائی سروس آج شروع کر دی جائے گی۔

93

سرکاری طور پر اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ریلوے کالونی میں پچیس لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ ڈاک کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر جعفری ڈائرکٹر پبلک انفارمیشن گورنمنٹ ہند نے ایک انٹرویو میں کہا کہ میری رائے میں نقصان کے لحاظ سے بہار اور کوئٹہ کے زلزلہ کا کوئی مقابلہ نہیں۔ کوئٹہ میں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ کوئٹہ میں ہر ایک گھر۔ دوکان۔ گرجا۔ مسجد یا مندر مٹی کا ڈھیر بن گیا ہے۔ اور ان کی دوبارہ تعمیر کے لئے لاکھوں روپیہ درکار ہو گا۔

ہندوستان میں اس سے پہلے بھی کئی زلزلے آئے۔ مگر کسی سے اتنی تباہی نہیں ہوئی۔ جتنی کہ اس زلزلہ سے پنجاب، سندھ، اور صوبہ سرحد میں، شائد کوئی ایسا شہر۔ قصبہ یا گاؤں ہو گا۔ جس میں ہلاک شدگان کا ماتم نہ ہو رہا ہو۔ ۵۶ ہزار قیمتی جانوں کا نقصان ایک ایسی بھاری مصیبت ہے۔ جو آنیوالی نسلوں کو بھی رلائے بغیر نہ رہے گی۔

ایک خط میں درج ہے۔ کہ کوئٹہ میں پارسیوں کا اب نام و نشان تک نہیں رہا۔ پارسیوں کی ساری
۴ آبادی نیست و نابود ہو گئی ہے۔ آریہ سماج۔ دھرمسالہ اور پارسیوں کا مندر زمین میں دھنس گئے ہیں۔

۷ بجے کی گاڑی سے ایک افسر اترا ہے۔ اس کے پاس ایک چھ سال کا بچہ ہے۔ جو کہ دو دن کے بعد ملبہ کے نیچے زندہ نکلا ہے۔ (۱۰ جون پرتاپ)

دردناک و عجیب واقعات

ایک انگریز کے متعلق اطلاع آئی ہے۔ کہ اُس کا کُتّا رات کو باہر رہا۔ تین بجے صبح زلزلہ سے صرف دو تین منٹ پہلے اُس کُتے نے بھونکنا شروع کر دیا۔ اس کا مالک اُسے اندر لانے کے لئے باہر نکلا۔ ابھی وہ اسے اندر لیجانے کے لئے جدوجہد کر ہی رہا تھا۔ کہ زلزلہ آیا اور اس کے دیکھتے دیکھتے اُس کا سارا مکان گر پڑا۔ وہ بچ گیا لیکن اُس کے خاندان کے لوگ اندر سو رہے تھے۔ وہ ختم ہو گئے۔ اسی طرح کہتے ہیں۔ کہ ایک بچہ ملبہ کے نیچے دب گیا۔ اتفاق سے اس کا ایک بازو باہر رہ گیا۔ اُس بازو کو دیکھکر ریلیف پارٹی نے اُسے باہر نکالا۔ بچہ کے لئے سانس لینا مشکل ہو رہا تھا لیکن تھا وہ زندہ اُسے ہسپتال بھیجا گیا۔ جہاں علاج معالجہ سے وہ بچ گیا ؁

ملتان کے خان بہادر نواب ریاض حسین کوئٹہ گئے ہوئے تھے۔ ان کا صاحبزادہ وہاں فوج میں کپتان تھا۔ کپتان مقبول حسین چھاؤنی میں رہتے تھے۔ لیکن نواب ریاض حسین نے اپنی رہائش شہر میں رکھی۔ اتفاق دیکھئے۔ کہ جس صبح کو زلزلہ آتا ہے۔ اُس سے پہلی رات کپتان صاحب اپنی بیوی کے ساتھ اپنے باپ کو ملنے کے لئے گئے۔ اور چونکہ وہاں بیٹھے بیٹھے دیر ہو گئی۔ اس لئے وہیں سو رہے۔ صبح کے وقت نہ باپ اس دُنیا میں تھا نہ بیٹا۔ اتفاق یہ ہے۔ کہ چھاؤنی کے جس مکان میں کپتان مقبول حسین رہا کرتے تھے۔ وہ محفوظ رہا۔ اور زلزلہ کا اس پر کوئی اثر نہ ہُوا ؁

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوجرانوالہ کے ایک پنساری کی جو کہ وہاں ساہوکارہ کا بھی کام کرتے ہیں۔ کوئٹہ میں ایک عالیشان کوٹھی تھی جس کے اندر چاروں طرف لوہے کی پیٹیاں گاڑی ہوئی تھیں۔ جس میں لاکھوں روپے کے زیورات اور نقدی تھی۔ ایک سیکنڈ میں سب خاندان کا خاتمہ ہو گیا ؁

ڈاکٹر رام نرائن جو لاہور کے رہنے والے تھے۔ زلزلہ سے بچکر یہاں پہنچ گئے۔ ان کی وہاں دو لاکھ روپے کی جائیداد تھی۔ لیکن وہ اب پھٹے پُرانے کپڑوں میں یہاں پہنچے ہیں۔ انہوں نے وہاں سے کچھ قیمتی اشیاء ساتھ لانی چاہیں۔ لیکن گورے سپاہیوں نے انہیں ایسا کرنے نہ دیا ؁

ایک لڑکا جو ۵۔ ۶ سال کی عمر کا تھا۔ زلزلہ کے بعد کھیلتا ہُوا دیکھا گیا۔ لیکن اس کے تمام رشتہ دار لقمۂ اجل ہو چکے تھے۔ ننھی سی ہستی کو کیا معلوم۔ کہ اب اُس کا دنیا میں کوئی نہیں رہا۔ وہ حسب دستور سابق کھیلنے میں مشغول تھا ؁

ایک مسلمان عورت نہایت دردناک لہجہ میں صرف اتنا ہی کہنے پائی تھی۔ کہ

96

"اس کا خاوند اور چھ بچے مرگئے ہیں۔ اور وہ اکیلی ہی موت کی گھڑیاں گننے کے لئے رہ گئی ہے" کہ ہچکی بندھ گئی؛

گاڑی میں ایک چھ ماہ کی معصوم لڑکی کے متعلق بتلایا گیا۔ کہ اس کے والدین وغیرہ سب مرچکے ہیں۔ اور وہ صرف اکیلی بچ رہی ہے؛

زمین چکر کھانے لگی

چند تعلیمیافتہ مسافروں نے دریافت کرنے پر بتایا۔ کہ جو لوگ بچ گئے ہیں۔ وہ یا تو غریب مزدور ہیں۔ یا ایسے لوگ ہیں جو زلزلہ کیوقت گہری نیند میں نہیں تھے۔ پہلے جھٹکے پہلوؤں کیطرف اور پھر اوپر نیچے محسوس ہوئے۔ اور آخر میں ایسا معلوم ہونے لگا۔ کہ زمین چکر کھا رہی ہے۔ مکانات تاش کے پتوں کی طرح گرنے لگے۔ زلزلہ چار منٹ تک جاری رہا۔

سچ فرمایا حضرت مسیح موعودؑ نے ع

جس سے چکر کھائینگے دیہات و شہر و مرغزار

لاہور۔ ٹرین سے سو کے قریب عورتیں اتریں۔ جن میں بعض بیوائیں ہو چکی تھیں۔ بعض اپنے کنبہ کے کنبہ کی سوگوار تھیں۔ کچھ لاوارث اور یتیم بچوں کو لئے آنسوؤں میں اپنی تباہی کی داستان بیان کر رہی تھیں اکثر عورتیں محض اپنے ہمسائیوں کی ہمدردی اور شرافت کے سہارے سے جان لیکر وہاں سے نکلی ہیں؛

ایک شخص جو ضلع گورداسپور کا تھا۔ بتاتا تھا۔ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اپنے بچے۔ بیوی اور دو نوجوان لڑکے مرتے دیکھے ہیں۔ میری ساری جائیداد مکان اور دولت سب برباد ہو گئی۔ یہ کہکر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ پڑا؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عورت نے بیان کیا۔ کہ اس کا سب کچھ تباہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ بدن کے کپڑے بھی ملبہ کے نیچے دب گئے۔ آخر اس نے ایک لاش کی قمیص اُتار کر اپنے بدن کو ڈھانپا تھا۔ اور گاڑی میں ایک عورت سے اس نے پہننے کے لئے دھوتی لی؛

کوئی وقت تھا جبکہ اس جگہ جہاں ایک ہفتہ پہلے کوئٹہ جیسا شاندار شہر آباد تھا۔ پھوس کی چند جھونپڑیاں تھیں۔ اس کی قسمت نے پلٹا کھایا۔ انگریزوں کے ہاتھ آگیا۔ اسوقت سے اس کا ترقی کا دور شروع ہوا۔ اور ترقی کرتے کرتے اس حالت کو پہنچا کہ اسے "باغات کے شہر" کا خطاب دیا گیا۔ ہر سال ہزاروں لوگ اس کی زیارت کو جانے لگے۔ یہ اسکے عروج کا زمانہ تھا۔ اُس کے بعد زوال آیا اور آیا بھی اچانک۔ صرف پانچ منٹ کے زلزلے نے اُسے تباہ کر کے رکھ دیا۔ نہ صرف ہزاروں اشخاص آن واحد میں ہمیشہ کی نیند سو گئے۔ بلکہ کروڑوں روپے کی جائیداد بھی نشٹ ہو گئی؛

دو تین بیوائیں ایسی بھی ملیں۔ جن کی شادی

ہوئے ابھی چند ماہ ہی ہوئے۔ کوئٹہ میں کوئی خاندان ایسا نہیں۔ جس کا کوئی نہ کوئی ممبر ہلاک نہ ہوا ہو۔ کئی خاندان تو ایسے بھی ہیں۔ جن کے بیس ۲۰ بیس پچیس ۲۵ پچیس اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ میں نے ایک دو سال کا بچہ دیکھا۔ جس کے خاندان کے ۱۸ آدمی ہلاک ہو گئے ہیں اور وہ اکیلا بچ گیا ہے۔ ایسے کئی بوڑھے بھی دیکھنے میں آئے۔ جن کے نوجوان لڑکے انہیں داغ مفارقت دے گئے ہیں۔ کئی خاندانوں کے سارے ممبر ہلاک ہو گئے ہیں لیکن ان کے بوڑھے بزرگ اپنے بچوں کو رونے کے لئے بچ گئے ہیں؛

میں نے ایک پانچ سال کی لڑکی دیکھی۔ زلزلہ کی وجہ سے سارا مکان اس کے اوپر آگرا۔ جس چارپائی پر وہ سو رہی تھی اس پر اس کی تین بہنیں اور بھی سو رہی تھیں۔ لیکن وہ تینوں ہلاک ہو گئیں۔ اور یہ...... صاف بچ گئی۔ اور اس کے جسم پر نشان تک نہیں آیا؛

ڈیڑھ سال کا معصوم بچہ بھی دیکھا جو اپنی ماں کے ساتھ سو رہا تھا۔ زلزلہ کا جب دھکا آیا تو وہ چارپائی سے دور جا پڑا۔ اس کی ماں چھت کے نیچے دب گئی اور وہ بچہ بچ گیا؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکارپور کے سٹیشن پر مجھے دو مسلمان نوجوان ملے۔ وہ کسی نواب کے بیٹے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ پانچ بھائی تھے۔ اور ان کی مالی حالت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہر ایک بھائی کے پاس ایک ایک موٹر کار تھی۔ لیکن زلزلہ کی وجہ سے تین بھائی ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور ان کی ساری جائیداد تباہ ہو گئی ہے۔ وہ دونوں پھٹے ہوئے کپڑے پہنے سٹیشن پر گھوم رہے تھے۔ جب انہوں نے مجھے بتایا کہ تین دن سے انہوں نے روٹی نہیں کھائی اور ان کے پاس ایک پیسہ نہیں جس سے وہ کچھ مول لے سکیں۔ تو میں نے انہیں روٹی لا کر دی۔ ہاتھ پر روٹی لیتے ہی وہ دونوں زار زار رونے لگ گئے۔ جو کبھی لاکھوں کے مالک تھے۔ آج ایک پیسے کے محتاج ہو رہے ہیں؛

سرگودھا سے ایک بوڑھی عورت نے اپنے بال بچوں کو کوئٹہ میں اپنے رشتہ داروں کے پاس بھیجا ہوا تھا۔ اس کو بھی تار ملا کہ تمام کے تمام مکان گرنے کی وجہ سے مر گئے ہیں؛

۹۸ باتری کے ایک میجر کے ملازم کے پاس ایک پانچ ہفتہ کی لڑکی تھی۔ جس کی نسبت اس نے بیان کیا۔ کہ میجر صاحب اسے بروس روڈ کے نزدیک سے ایک مکان میں سے نکال کر لائے اس مکان میں بارہ تیرہ لاشیں تھیں۔ جن میں سے اکثر کی صورت پہچانی نہ جاتی تھی۔ جس عورت کی گود میں بچی تھی۔ اس کا چہرہ بھی چھت گرنے سے بگڑ چکا تھا۔ لیکن بچی صحیح سلامت ہے؛

95

ایک بہادر ہندو لڑکی عمر ۱۹ سال بڑی مشکل سے گاڈر کے نیچے سے نکلی اور اپنی ساس کو ساتھ لیکر ایک ایک کر کے کنبہ کے باقی ۱۲ ممبروں کو نکالنا شروع کیا۔ دیوی نے اسوقت تک دم نہ لیا۔ جبتک کہ تمام ممبر زندہ ملبہ کے نیچے سے نہ نکال لئے۔ اس کے بعد اس نے گھر کے زیورات اور نقدی نکالنے کی کوشش کی۔

اسی رات کو ایک حاملہ عورت کو درد زہ شروع ہوا۔ بچہ پیدا ہوا۔ اُس کے بعد زلزلہ آیا۔ جسپر بچہ اس کی ماں اور اُس کی نرس تینوں ملبہ کے نیچے دب گئیں۔ کئی گھنٹوں کے بعد جب ملبہ اُٹھایا گیا۔ تو تینوں کے تینوں زندہ و سلامت پائے گئے۔

ایک دس سالہ ہندو لڑکے نے بیان کیا کہ زلزلہ سے مکان گر گیا۔ تمام خاندان کے اشخاص ملبہ میں دب گئے۔ میں ایک دن اور ایک رات برابر ملبہ میں پڑا رہا۔ دوسری صبح ایک مسلمان پٹھان آیا میرا شور سنکر ملبہ سے نکالا۔

کوئٹہ کے ایک مسلمان سیٹھ جن کے پاس لاکھوں روپے کیش موجود تھے۔ آج انکی یہ حالت ہو کہ کوڑی تک پاس نہیں ہے۔ اور پہننے تک دھوتی نہیں۔ آخر ایک پٹھان نے چادر دی جس سے بدن ڈھانپ کر لاہور آئے۔

ایک درزی کوئٹہ سے آیا۔ مکان جس میں وُہ سویا ہوا تھا۔ گر پڑا۔ آخر ہمت کر کے اس نے آہستہ آہستہ ملبہ کو ہٹانا شروع کیا۔ اور چار گھنٹے کی متواتر ہمت کے بعد جب نکلا تو بالکل برہنہ تھا۔ اس نے ایک ہندو کو ملبہ میں سے نکلنے کی کوشش کرتے دیکھا۔ اس نے پہنچکر اسے مدد دی۔ اسکے بدن پر ایک پھٹی ہوئی دھوتی تھی۔ برہنہ دیکھکر اس نے اپنی پھٹی ہوئی دھوتی کا نصف حصہ پھاڑا۔ اس دھوتی کے ٹکڑے کو باندھے وُہ امرتسر پہنچا ہے۔

زلزلہ کا نقصان

ایک سرکاری اعلان سے معلوم ہوا ہے کہ کوئٹہ کے اس تباہ کن زلزلہ میں صرف ریاست قلات میں چوبیس ہزار جانیں ضائع ہوئیں۔ اس حساب سے سرکاری بیان کے مطابق کل ہلاک شدگان کی تعداد پچاس ہزار ہوتی ہے۔

شملہ۔ ۶ ؍ جون۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ زلزلہ ۱۳۰ میل لمبے اور ۲۰ میل چوڑے رقبہ میں آیا۔ اس زمانہ میں کوئٹہ کی آبادی کا تخمینہ ۴۵ ہزار کیا جاتا تھا۔ اور قلات کی آبادی تین ہزار مستنگ کی سات ہزار۔ مگر دیہات کی آبادی کے اندازہ میں اختلاف ہے۔ کم سے کم سو مواضعات زلزلہ سے بالکل تباہ اور پندرہ ہزار بے خانماں ہوگئے۔ اور کروڑوں روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ از صفحہ ۶)

آریہ گزٹ کیا کہتا ہے:۔

"کوئٹہ کا زلزلہ اتنا بھیانک اور ہیبتناک زلزلہ ہے۔ کہ اس کی نظیر کم از کم ہندوستان کی تاریخ سے کم ملیگی ہندوستان میں ۱۹۰۵ء کا کانگڑہ کا بھونچال اور سال گذشتہ کا بہار کا بھونچال بہت زبردست بھونچال تھے۔ انمیں ہزارہا جانیں تلف ہوگئیں۔ اور لکھو کھہا کا مال و اسباب تباہ ہوگیا۔ مگر کوئٹہ کے زلزلہ میں شہر کے شہر معدوم ہوگئے رہا مالی نقصان تو یہ سمجھ لیجئے۔ کہ شہر کوئٹہ خاک کے برابر ہوگیا ہے۔ یہ زلزلہ دراصل صرف بلوچستان اور کوئٹہ میں نہیں آیا۔ بلکہ سارے پنجاب اور سندھ میں آیا ہے۔ چنانچہ آج بلوچستان میں اتنا ماتم نہیں ہو رہا جتنا پنجاب اور سندھ کے مختلف شہروں اور گاؤں میں ہے" (آریہ گزٹ ۵؍جون)

پیسہ اخبار کیا کہتا ہے:۔

"اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ" خداوند کریم کی قدرت کاملہ کا ایک ادنی کرشمہ ہے۔ کہ اس نے طرفۃ العین میں ہندوستان کی عظیم الشان چھاؤنی اور شاندار عسکری مرکز کو کھنڈرات کا ڈھیر اور اینٹ پتھر مٹی کا تودہ بنا دیا۔ کوئٹہ شہر میں ساٹھ ہزار کی آبادی تھی یا پچاس ہزار کی۔ صرف دس ہزار آدمی بچے ہیں۔

کوئٹہ کے ہولناک اور لرزہ آفرین زلزلہ نے وہاں کے باشندوں کیلئے قیامت صغری بپا کردی ہے۔ سینکڑوں مکان منہدم ہوگئے ہیں۔ اور ہزاروں بے خانماں اور ویران حال مسکین مصروفِ آہ و بکا ہیں۔ سینکڑوں بہنوں کا سہاگ لٹ گیا ہے۔ ہزاروں بچے اور بچیاں یتیم ہو گئے ہیں"۔ چوہدری افضل حق نائب صدر احرار۔ (پیسہ اخبار ۶؍جون)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

ھُوَ النَّاصِرُ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کوئٹہ کا زلزلہ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ واری

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قلم سے

احباب اخبارات میں پڑھ چکے ہوں گے۔ کہ کوئٹہ میں ایک شدید زلزلہ آیا ہے۔ جس سے قریباً اسّی فیصدی آبادی تباہ ہوگئی ہے۔ یہ ایک تازہ نشان ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا۔ جنہوں نے بوضاحت شدید زلزلوں کی خبر دیکر دنیا کو پہلے سے جگا دیا تھا۔ مگر افسوس کہ لوگ ابتک نہیں جاگے۔ لیکن جہاں یہ زلزلہ ایک نشان ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا۔ وہاں اسکے صدمہ سے بچنے والے لوگوں کی ہمدردی۔ اور انکی خدمت کی ایک اہم ذمہ واری بھی جماعت احمدیہ پر پڑتی ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم مصیبت زدوں کی غیر معمولی خدمت کرکے دنیا پر ثابت کردیں کہ ہم دنیا کی ہمدردی۔ اور اسکی خیرخواہی کو اپنا ذاتی فرض سمجھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی عائد کردہ ذمہ واری کو نہ صرف سمجھتے ہیں۔ بلکہ اسے پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ میں نے اسوقت خدمت کرنے کے لئے ایک ڈاکٹر اور دو کمپاؤنڈر اور ایک سیکرٹری کو کوئٹہ روانہ کردیا ہے۔ اور ان کے ساتھ بہت سا سامان مرہم پٹی وغیرہ کا بھی بھیجا گیا ہے۔ اور ان لوگوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ نہ صرف جماعت احمدیہ کے حاجتمند احباب کی مدد کریں۔ بلکہ تمام مذاہب و ملت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں کی حتی الوسع امداد کریں ؛

اسی سلسلہ میں مَیں احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جس رنگ میں بھی اس کام میں امداد کر سکتے ہوں۔ امداد سے دریغ نہ کریں۔ جو ڈاکٹر اسوقت وہاں پہنچ سکتے ہوں سلسلہ کے نظام کے ماتحت وہاں پہنچکر کام کریں۔ جو ڈسپنسر اور کمپوڈنڈر وقت دے سکتے ہوں۔ وہ بھی اپنے آپکو پیش کریں۔ اور جو لوگ مزدوری وغیرہ کا کام کر سکتے ہوں۔ وہ بھی اپنے آپکو پیش کریں۔ کیونکہ ملبہ وغیرہ کے اٹھانے کا بھی بہت بڑا کام ہے۔ ممکن ہے اس کوشش سے بھی کئی جانیں بچ جائیں۔ گذشتہ تجربہ بتاتا ہے کہ بعض لوگ دو دو ہفتہ بعد بھی ملبوں کے نیچے سے زندہ نکل آئے ہیں ؛

ان لوگوں کے سوا جو کام کے لئے وہاں جا سکتے ہوں۔ دُوسرے احباب سے میں یہ خواہش کرتا ہوں۔ کہ وُہ دل کھول کر اس کام کے لئے چندہ دیں۔ اس زلزلہ نے بتا دیا ہے۔ کہ موت انسان کے بالکل قریب ہے۔ اور اسکا موت کو بھلا دینا اسے کچھ بھی نفع نہیں دے سکتا۔ پس ایسے وقت میں انسان کو زیادہ قربانی اور ایثار سے کام لینا چاہیئے۔ تا خدا تعالیٰ کا رحم اس پر نازل ہو۔ اور وہ سمجھے کہ میرا بندہ عبرت کے سامانوں سے عبرت حاصل کرتا ہے۔ اس شہر میں بڑے بڑے مالدار تھے۔ مگر اب ان میں سے کوئی ایک پیسہ بھی تو اپنے پاس نہیں رکھتا۔ آج زلزلہ نے غریب اور دولتمندوں کو ایک ہی مقام پر کھڑا کر دیا ہے۔ کیا وہ لوگ جو اس آفت سے بچ گئے ہیں۔ اپنے علاقوں اور شہروں کو آفت سے بچانے کے لئے اپنے مال کے ایک حصّہ کو بھی قربان نہیں کر سکتے۔ کہ اپنی مرضی سے ایک حد تک قربانی کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ انہیں مزید قربانی سے بچالے ؛

جو دوست اس کارِ خیر میں جو نہایت اہم اور ضروری ہے۔ حصّہ لینا چاہیں۔ اُنہیں چاہیئے کہ جلد سے جلد دفتر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ میں اپنا چندہ امداد زلزلہ زدگان کے نام سے بھجوا دیں۔ مگر چاہیئے کہ تاخیر نہ ہو۔ اور ہر دوست ایسے رنگ میں حصّہ لے۔ کہ اس میں قربانی کا رنگ پایا جائے۔ اور دوسرے چندوں اور وعدوں پر بھی اثر نہ پڑے یاد رہے۔ کہ آپ لوگ اس ماہ میں جس قدر بھی قربانی کریں۔ وہ اس قربانی کا عشرِ عشیر بھی نہ ہوگی۔ جو کوئٹہ اور اس کے نواحی لوگوں کو کرنی پڑی ہے ؛

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ دنیا کو ہدایت عطا فرما کر اپنے مامور کی شناخت عطا فرمائے۔ اور ان زمرہ کی تباہیوں سے دُنیا کو نجات دے ؛ والسّلام۔

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی (۳ر جون)

تصحیح

ممتاز بیگم زوجہ چوہدری نور محمد صاحب ہیڈ ماسٹر سڑوعہ ضلع ہوشیارپور کا نمبر وصیت ۲۸۶ ہے صحیح ہے نہ کہ ۲۸۵ یہ وصیت ۱/۸ کی صحیح ہے نہ کہ ۱/۵ کی ؛ (سیکرٹری وصایا)

وصیتیں

۳۳۲۴ مسماۃ بیگم صاحبہ زوجہ فرمان علی قوم شیخ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن قادیان محلہ دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۵ ۴/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری متروکہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

مبلغ -/۲۰۰ روپیہ نقد جو خاوند کو قرض دیا ہوا ہے۔ حق مہر مبلغ ۳۲ روپیہ جو بصورت زیور خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ متفرق زیور قیمتی ۳۸ روپیہ کل جائیداد -/۲۷۰ روپیہ کی ہے۔ اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں بطور جائیداد داخل کر دنگی۔ تو وہ وصیت سے منہا کیا جائے گا۔ ۱۵ ۴/۳۵ العبد:۔ بیگم بی بی زوجہ فرمان علی سکنہ قادیان محلہ دارالرحمت۔ نشان انگوٹھہ۔ گواہ شد:۔ محمود احمد میڈیکل ہال قادیان ۱۵ ۴/۳۵ گواہ شد:۔ فرمان علی ولد پیر بخش قوم شیخ سکنہ قادیان خاوند موصیہ

۳۳۲۰ مسماۃ عائشہ بیگم زوجہ غلام محمد خان قوم بھٹی دوکاندار عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن دوالمیال ڈاکخانہ خاص تحصیل پنڈدادن خان ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۲ ۴/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

مہر وصول کرکے استعمال کر چکی ہوں۔ مبلغ دو صد روپے کا زیور موجود ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کا جو مبلغ -/۲۰ روپیہ ہوتے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرا دئے ہیں۔ رسید ۳۱۱۰ مورخہ ۲ ۴/۳۵ العبد:۔ عائشہ زوجہ غلام محمد خان سکنہ دوالمیال حال چک ۲۹/۱۰۱ ڈاکخانہ ہارون آباد۔ ریاست بہاولپور نشان انگوٹھہ۔ گواہ شد:۔ جمعدار محمد خان سلیمان گی ہیڈورکس۔ گواہ شد:۔ عبدالستار ہیڈورکس سلیمانکی۔

۳۳۳۱ مسماۃ ریشم بی بی زوجہ مستری اللہ دتا قوم لوہار عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن دھاریوال بھوجہ ڈاکخانہ ڈیریوالہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۳ ۴/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائیداد حق مہر مبلغ ۳۲ روپیہ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اور زیور قیمتی اندازاً ۵۰ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ نقد ۲۰ روپیہ یعنی کل رقم ایک صد دو روپے ہے۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو کوئی جائیداد ثابت ہو سکے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اپنی موجودہ جائیداد کی قیمت کا اندازہ کرکے اسکا حصہ وصیت مبلغ ۱۰ روپے صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نقد ادا کر دیا ہے۔ گواہ شد: مستری اللہ دتا خاوند موصیہ نشان انگوٹھہ۔ العبد: مسماۃ رشیم بی بی نشان انگوٹھہ۔ گواہ شد: محمد یعقوب خان احمدی کارکن نور ہسپتال کاتب الحروف دارالامان قادیان ۱۵/۶/۳۵

نمبر ۳۳۶۴ میں کہ مبارکہ مسعودہ بنت ملک حبیب احمد صاحب زوجہ چوہدری عطاء اللہ صاحب مولوی فاضل قوم ککے زئی عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۷/۴/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائیداد اسوقت زیور قیمتی چارصد روپیہ اور اس کے علاوہ سات صد روپیہ حق مہر جو تاحال وصول نہیں ہوا۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ العبد: مبارکہ مسعودہ۔ گواہ شد: احقر عطاء اللہ محلہ دارالفضل قادیان۔ گواہ شد:۔ چوہدری اللہ بخش محلہ دارالفضل قادیان ۵/۳۵

نمبر ۳۳۲۵ مسماۃ سرداراں زوجہ حکیم نیاز محمد صاحب قوم راول ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد اسوقت دس مرلہ سفید زمین ہے۔ اور دو صد روپیہ کی خرید ہے۔ اور کوئی میری جائیداد نہیں ہے۔ اس میری جائیداد کی میرے فوت ہونے کے بعد ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی جائیداد یا نقد روپیہ اس مد میں داخل کروں۔ تو وہ رقم میری وصیت سے منہا کر دیجاوے۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مذکورہ بالا زمین میرے خاوند نے مجھے حق مہر میں دی ہے۔ جو کہ اڑھائی سو روپیہ ہے۔ اور زیور اسوقت میرے پاس کوئی نہیں۔ اسوقت میری وصیت کی رقم -/۲۵ روپیہ ہے۔ جو انشاء اللہ باقساط ادا کر دیجائیگی۔ العبد:۔ سرداراں بی بی نشان انگوٹھہ۔ گواہ شد:۔ حکیم جہانگیر بقلم خود معرفت نظیر احمد دوکاندار مکان ملک الطاف خان مرحوم متصل مسجد دارالفضل قادیان دارالامان گواہ شد:۔ حکیم نیاز محمد بقلم خود معرفت نظیر احمد دوکاندار مکان ملک الطاف حسین صاحب مرحوم متصل مسجد دارالفضل قادیان

چہرے کے کیلوں چھائیوں تلوں وغیرہ سے نجات پانا ہو تو

فیسرین رجسٹرڈ

کا باقاعدہ استعمال کریں۔ فیسرین کی تعریف میں مس "زبیدہ بی" صاحبہ کاسیٹی روڈ۔ ناگپور سے تحریر فرماتی ہیں "واقعی آپکی "فیسرین" ہر ایک کریم پر فوقیت رکھتی ہے۔"
(۲) مس زہرا الکس لاملہ اس سے لکھتی ہیں۔ "واقعی آپکی فیسرین کا اور کوئی دوا مقابلہ نہیں کرسکتی ہے"
قیمت:۔ فی شیشی صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

فیسرین فارمیسی مکتسر ضلع فیروزپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زنانہ لٹریچر میں شاندار اضافہ

آرائشِ جمال باتصویر

مصنفہ محترمہ وزیر بیگم ضیاء ادیب فاضل (لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کتاب زنانہ سنگھار کے متعلق عہد حاضرہ کی بہترین تالیف ہے آجتک ہندی یا اردو زبان میں بیوٹی کلچر یعنے خوبصورتی بڑھانے کے علم پر کوئی کار آمد کتاب نہیں چھپی تھی۔ اس کمی کو آرائشِ جمال نے پورا کر دیا ہے۔ زنانہ لب و لہجہ زبان کی پاکیزگی اور خیالات کی ندرت کے اعتبار سے ہندوستان بھر میں اس کتاب کی دھوم مچ گئی ہے:

خصوصیات: اس کتاب کے شروع میں فخرِ نسواں محترمہ بیگم شاہنواز ممبر گول میز کانفرنس (لندن) نے تعارفی نوٹ لکھا ہے۔ اور ملک کے مشہور ڈاکٹر کرنل بھولا ناتھ صاحب آئی۔ ایم۔ ایس نے طویل دیباچہ سپردِ قلم فرمایا ہے۔ پہلا حصہ حسنِ صحت کے متعلق ہے۔ جسمیں غذا اور ورزش وغیرہ کے ذریعے صحت قائم رکھنے اور جسم کا بھدا پن دُور کرنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ دُوسرے حصہ میں حُسنِ اندام پر بحث کیگئی ہے۔ اسمیں سر کی چوٹی سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک خوبصورتی حاصل کرنے کیلئے موقعہ بموقعہ اُبٹن مِسّی۔ غازے۔ کریم۔ کاجل خضاب شیمپو تیل وغیرہ زنانہ ضروریات کے دو سو ایسے نسخے بتائے گئے ہیں جو معمولی لاگت سے گھر میں خود تیار کئے جا سکتے ہیں۔ تیسرے حصہ میں افزا داشیاء لباس۔ زیورات۔ عطریات وغیرہ کے متعلق علمی نکات اور قیمتی مشورے درج ہیں۔ حصہ چہارم میں حسنِ سیرت کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ آدابِ مجلس اور خاوند کو خوش رکھنے کا راز بتایا گیا ہے۔ حصہ پنجم میں آرائش و زیبائش کے متعلق بعض ضروری متفرق معلومات فراہم کیگئی ہیں:

ہر عورت خوبصورتی ہنر اور سلیقہ کے طفیل گھر کو بہشت کا نمونہ بنا سکتی ہے۔ اس لئے ہر عقلمند بی بی کا فرض ہے۔ کہ خوبصورتی کی نگہداشت میں غفلت نہ کرے زمانہ حال کی روشن خیال خواتین کیلئے اسکا مطالعہ ازبس ضروری ہے کتاب موزوں ذہنی تعداد کے علاوہ آرٹ پیپر پر فوٹو بلاک کی ۲ درجن سے زیادہ دلکش تصویروں سے مزیّن ہے:

لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ نہایت اعلیٰ قیمت فی جلد مجلد (عہ۲/۸) دو روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ

کتب خانہ طب جدید میورو ڈ لاہور

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام الیکٹرک پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا: